نقد و تبصرہ

قواعدِ صرف و نحوِ زبانِ اردو

مولف: سرسید احمد خان

مرتب: ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہاں پوری

ناشر: ادارہ تصنیف و تحقیق، علی گڑھ کالونی کراچی ۷۵۸۰۰

صفحات: ۱۲۴، قیمت ۴۰ روپے

سرسید احمد خاں نے پہلی کتاب اردو زبان کے قواعد صرف و نحو میں لکھی تھی، لیکن یہ کتاب اپنے سال تصنیف (۱۸۴۰ء) کے تقریباً ڈیڑھ سو برس بعد دریافت ہوئی اور ان کی تمام تالیفات و تصنیفات کے بعد شائع ہوئی۔ یہ تالیف مخطوطے کی شکل میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری میں محفوظ ہے اسے ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہاں پوری نے مرتب کیا ہے۔

ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہاں پوری "الولی" کے قارئین میں کسی تعارف کے محتاج نہیں وہ ملک کے نامور محقق و مصنف ہیں۔ وہ انیسویں اور بیسویں صدی کی تاریخ، تحریکات، شخصیات وغیرہ پر گہری نظر رکھتے ہیں ولی اللّٰہی تحریک اور اس کی شخصیات سے انھیں خاص عقیدت ہے۔ سرسید احمد خان بھی بہ قول مولانا عبید اللہ سندھیؒ "ولی اللّٰہی" تھے اس لیے ناممکن تھا کہ وہ ڈاکٹر شاہجہاں پوری کے دائرہ تحقیق سے باہر رہ جاتے۔ وہ کئی مقالات میں سرسید پر داد تحقیق دے چکے ہیں۔

سرسید کی تالیف نہ صرف یہ کہ ان کی پہلی تالیف ہے بلکہ قواعد اردو کی بھی اولین کتابوں میں سے ہے۔ ڈاکٹر شاہ جہاں پوری نے اسے مرتب کیا ہے اور اس پر حواشی کے علاوہ مفصل مقدمہ بھی لکھا ہے اس میں سرسید کی شخصیت کی جامعیت، ان کی علمی ادبی خدمات کے مختلف پہلوؤں اور اس تالیف کی علمی و فنی اہمیت اور اس کی دریافت کی تاریخ پر روشنی ڈالی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ مقدمہ ایک بلند پایہ علمی کاوش اور نقد و تبصرہ کا عمدہ نمونہ ہے۔ ان کے قلم نے نہ تو سرسید کے محاسن کے بیان میں کوتاہی کی نہ تنقید میں کسی قسم کی رعایت کی۔ علمی و فنی اور تاریخی ہر دو لحاظ سے سرسید کی جامعیت ان کے امتیازات و اولیات اور خصائص پر روشنی ڈالی ہے یہاں ان کی تنقید کا ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے سرسید

کے ذوق انگریز پرستی کی تاریخ کے بارے میں لکھتے ہیں :

"اس مخطوطے کے مطالعے سے سرسید کے علمی وفنی ذوق ہی کا پتہ نہیں چلتا، بلکہ اس سے ان کے سیاسی خیالات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ انگریز پرستی کے تعلق سے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ان کے خیالات میں تبدیلی ۱۸۵۷ء کے پرآشوب دور کے مشاہدے کے نتیجے میں آئی تھی اور اس کی بنیاد مصالح ملی مفادات قومی کے تحفظ کے سوا اور کچھ نہ تھی پیش نظر مخطوطے سے معلوم ہوتا ہے کہ سرسید مرحوم کی انگریز پرستی کی تاریخ اس سے بہت پہلے شروع ہو چکی تھی۔ ۱۸۵۷ء سے تقریباً پندرہ برس پہلے بھی وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے استعماری حکام کو عدل میں نوشیرواں اور حکومت میں حضرت سلیمان علیہ السلام پر ترجیح دیتے تھے۔ ان کے ذوقِ حکام پرستی سے قومی غیرت اور ملی حمیّت کی نفی ہوتی ہے اور ان کے اندازِ بیان سے اللہ کے ایک عظیم الشان پیغمبر کی توہین کا پہلو نکلتا ہے"۔

مقدمہ کے مطالعہ سے، موضوع سے مرتب کے کمال مناسبت، ان کے فکر کی سلامتی اور نقطۂ نظر کی صحت کا اندازہ ہوتا ہے، کتابت عمدہ ہے چھپائی اچھی ہے، صحت کا اہتمام بھی نظر آتا ہے۔ جلد سرسید کی تصویر سے مزین ہے۔

(رش وضوی)

مولانا دین محمد وفائی۔ سوانح، شخصیت اور علمی خدمات

مؤلف : ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری

ناشر : مولانا دین محمد وفائی اکیڈمی، کراچی

صفحات : ۳۲۴ سے زائد

قیمت : /۱۵ روپے

ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہاں پوری نے سلسلہ مشاہیر کا جو سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس سلسلے کی تیسری کتاب مولانا دین محمد وفائی کی شخصیت و خدمات پر حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ سلسلے کی پہلی دو کتابیں حسن علی آفندی اور سردار محمد امین خان کھوسو پر شائع ہو چکی ہیں۔ اس سلسلے کی ایک خوبی